سنڈرلینڈ کے ایک رسالہ نے شائع کیا ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے مسلمانوں کے اعداد و شمار، ان کا شرح نمو اور مختلف ممالک میں اسلامی بیداری کے آثار مغربی اخبارات اور رسالوں کا پسندیدہ موضوع ہیں۔ آئے دن کوئی نہ کوئی تجزیہ شائع ہوتا رہتا ہے۔ ان کے پس پردہ دراصل یہ ذہن کام کرتا ہے کہ دنیا اور خاص طور سے عیسائی دنیا کے سامنے مسلمانوں اور اسلام کا ہوّا کھڑا کیا جائے۔ ان کی بڑھتی ہوئی آبادی پر روک لگانے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں۔ اسی طرح جس ملک میں اسلامی بیداری کے آثار نظر آئیں اس کو روکنے کے لئے نئے نئے رنگروٹ تلاش کئے جائیں۔ مغرب کا آدمی آج بھی اسلام سے خوفزدہ ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس کی کچھار سے کوئی صلاح الدین ایوبی اٹھے اور اس کے لئے مسئلہ بنے۔ صلاح الدین ایوبی کا وجود تو بڑی بات ہے۔ وہ تو جنرل محمد ضیاء الحق کا وجود بھی برداشت کرنے کا روادار نہیں ہے۔ اس لئے مغربی اخبارات و رسائل میں مسلمانوں کے اعداد و شمار اور ان کے شرح نمو کے بارے میں جو تجزیاتی مضامین آئیں انہیں اسی تناظر میں دیکھنا چاہیئے۔

اسرائیل فوج کی بے اطمینانی اور خودکشی کے واقعات میں اضافہ

گذشتہ چند سالوں کے اندر اسرائیلی فوج میں خودکشی کے جو واقعات ہوئے ہیں اس سے عالمی سیاست کو بڑی حیرت و استعجاب ہے۔ اس بھیانک صورت حال پر پردہ ڈالنے کے لئے اسرائیل کی عسکری قیادت نے ایسی خبروں کی اشاعت پر پابندی کر دی ہے جس سے اسرائیل فوج کے اضطراب و بے اطمینانی کی کیفیات سامنے آئیں۔ اسرائیلی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۵ء تک خودکشی کے واقعات ہوئے ان کی تعداد ۲۹۰ تک پہنچ جاتی ہے۔ جب کہ صرف ۱۶ ماہ کے اندر خودکشی کرنے والے فوجیوں کی تعداد ۵ ہو جاتا ہے کہ یہ صورت حال روز افزوں پیچیدہ ہوتی جا رہی ہے اور اس پر فوری قابو پانا ناممکن ہے اس کی بھی منطقی توجیہہ کی جائے بہرحال اس سے اتنا ضرور ہے کہ اسرائیلی بے اطمینانی کی کیفیت محسوس کر رہے ہیں۔ تل ابیب کے فوجی ذرائع کا کہنا ہے کہ بے یقینی کی یہ حالت "تحریک انتفاضہ" کے حامیوں کے ساتھ فوجی قیادت کی رواداری نہ ہونے اور قضیۂ فلسطین کا کوئی مناسب اور پائیدار حل نہ نکالنے کی وجہ سے ہے (فرقان احمد ندوی)